© rasailojaraid.com

اب فرمائیں علمائے دین اس نفل ذکر وتلاوت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ایک محفل ہم نے ایسی بھی دیکھی جس میں جوان مرد و خواتین نے بند ہال میں لائٹیں آف کر کے طویل مراقبہ کیا۔ اس کی سند جواز کہاں سے لائیے گا۔ اللہ ایسے پیروں اور ان کے مریدوں کو ہدایت عطا فرمائے جو ہدایت کی بجائے گمراہی کو فروغ دے رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے تو کبھی ایسا نہ کیا کہ مرد و زن کو اکٹھے بٹھا کر ذکر کرایا ہو یا ان سے قرآن پڑھوایا ہو یا انہیں افطار کرایا ہو، آپ ﷺ نے تو اس مخصوص ومخلوط تربیت کی ضرورت محسوس نہ فرمائی جس کی پیر صاحب نے محسوس کی۔ تربیت پانے والوں نے بھی آنکھیں بند کر کے اس فحش اقدام کو قبول کرلیا؟ آخر قوم کو کیا ہوگیا ہے اتنا بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت نہیں رہی یا عقلوں پر پردے پڑ گئے ہیں؟

عالم بنو عالم بناؤ تحریک برپا کرنے کی ضرورت

ہر دور میں اس دور کی ضروریات کے مطابق افراد کار تیار کئے جاتے ہیں۔ تاکہ قومی ضروریات پوری کی جاسکیں۔ پاکستان میں صدر محمد ایوب خان کے دور میں ووکیشنل انسٹیٹیوٹ کثرت سے قائم ہوئے اور ان میں نوجوانوں کو ٹائپنگ اور شارٹ ہینڈ کی تربیت کے علاوہ بعض دیگر ہنروں کی تعلیم دی گئی۔ تاکہ دفتری امور میں لکھنے لکھانے کا سلسلہ قلم دوات سے ترقی کر کے ٹائپ رائٹر پر آجائے۔

پھر ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کثرت سے بننے لگے مقصد یہ تھا کہ لوگ تکنیکی تربیت حاصل کر کے ملک کی تکنیکی ضروریات پوری کرسکیں۔ بھٹو دور میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کو فروغ حاصل ہوا اور اس عرصہ میں کئی ایک بڑی بڑی انڈسٹریاں قائم ہوئیں جن میں ان نوجوانوں کی ضرورت تھی اور انہیں ان میں روزگار کے مواقع حاصل ہوگئے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایل ایل بی کرنے کا رواج ہوا اور بڑی تعداد نے لاء گریجوایشن کیا، ڈاکٹر بننے کے شوق میں بہت سے نوجوانوں نے بھاری فیسیں ادا کر کے ایم بی بی ایس کیا اور اب بھی کر رہے ہیں مگر ملک میں

☆ گستاخ رسول کسی رعایت کا مستحق نہیں ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان ٹرینڈ ڈاکٹروں کی تعداد اس قدر زیادہ ہوگئی ہے کہ انہیں ہاؤس جاب بھی مشکل ہے۔ آئی ٹی کا شور اٹھا اور ہزاروں نوجوان آئی ٹی میں تربیت پاکر بیرون ملک روانہ ہوگئے۔

غرضیکہ متعدد شعبہ جات میں متعدد اوقات میں ایک تیزی اور گرمی پیدا ہوئی اور ضرورت کے احساس نے ایجاد کو جنم دیا، لیکن اگر کوئی شعبہ والدین اور نوجوانوں کی توجہ حاصل نہیں کرسکا تو وہ علماء کی تیاری کا کام ہے۔ معاشرے کو اس وقت جس قدر علماء کی اور اچھے (جید) علماء کی اشد ضرورت ہے ایسی شاید پہلے کبھی نہ تھی۔ دینی مدارس اگرچہ علماء کی تیاری کے کام میں مقدور بھر خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں لیکن خود اہلِ مدارس یہ محسوس کررہے ہیں کہ وہ قوم کی ضروریات کما حقہ پوری نہیں کرپارہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ قوم مدارس کی بنیادی ضروریات کما حقہ پوری نہیں کرپارہی۔ لیکن ایک بات جو علماء کی تیاری کے سلسلہ میں نہایت اہم اور قابل توجہ ہے وہ یہ کہ عوام میں اب تک یہ شعور پیدا نہیں کیا جاسکا کہ قوم کو علماء کی ضرورت ہے۔ بلکہ مدارس سے جو علماء اب تک تیار ہوئے وہ بھی اس لئے ہوگئے کہ غریب والدین نے اپنے بچوں کو ان مدارس میں داخل کرادیا اور مدارس نے ان کی سرپرستی کی اور انہیں زیور علم سے آراستہ کردیا۔ ان والدین کا مقصد نہ تو اپنے بچوں کو مدارس میں بھیجنے کا یہ تھا کہ قوم کو چونکہ علماء کی ضرورت ہے اس لئے وہ اپنے بچوں کو عالم بنا رہے ہیں (الا ماشاء اللہ) اور نہ مدارس نے اس مشن سے کام کیا کہ وہ کوئی قومی ضرورت پوری کررہے ہیں بلکہ نامساعد حالات کے باوجود ایک دینی فریضہ خیال کرتے ہوئے مدارس نے علم دین کی ان تک منتقلی کا کام کیا۔

آج علماء کی تیاری کی ضرورت اس لئے ہم بڑھی ہوئی محسوس کرتے ہیں کہ دنیا میں فساد وابتری کا دور دورہ ہے اور فساد فی الارض کی اس کیفیت سے اگر کوئی طبقہ دنیا کو نکال سکتا ہے تو وہ علماء کا ہے۔ ہزاروں برس کا ماضی ہمارے اس دعوی پہ کافی دلیل ہے۔ اللہ تبارک وتعالی نے بھٹک جانے والے انسانوں کی رہنمائی کے لئے انبیاء کرام کو مبعوث کیا جو لوگوں کو اللہ کے احکامات سے روشناس کراتے اور اللہ کی قائم کردہ و نازل کردہ اخلاقیات کا درس دیتے

© rasailojaraid.com

☆ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

© rasailojaraid.com

تھے جس کے نتیجہ میں امن قائم ہوتا اور بدامنی دور ہوتی تھی۔ نبی مکرم ﷺ کی تشریف آوری سے دنیا امن کا گہوارا بنی اور جزیرۃ العرب کو طویل خاندانی اور قبائلی جنگوں سے نجات ملی۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد اصحاب رسول ﷺ میں سے علماء کی جماعت نے امن وآشتی کے قیام میں مؤثر کردار ادا کیا۔ ہر اسلامی حکومت نے علماء کے تعاون سے ملکی ضروریات علم کو پورا کیا اور جب کبھی بدامنی کی کیفیت پیدا ہوئی علماء سروں پر کفن باندھ کے نکلے اور امن بحال کرانے میں اپنی تمام تر صلاحیتوں سے کام لیا۔

آج پھر دنیا کا امن تہ وبالا ہے۔ دنیا بھر میں عموماً اور پاکستان میں خصوصاً اخلاقی قدریں پستی کی انتہا کو پہنچ گئی ہیں۔ ایسے میں علماء کا طبقہ ہی کوئی مؤثر کردار ادا کرسکتا ہے مگر ہر شخص یہ کہہ رہا ہے کہ علماء ہیں کہاں؟ چند جبہ پوش و دستار بند عالم نما درحقیقت نہ عالم ہیں نہ علماء کی نمائندگی کا حق رکھتے ہیں، تو پھر وہی لوگ جو علماء حق کی تلاش میں ہیں اور جنہیں موجود علماء سے شکوہ ہے کہ وہ علماء نہیں ہیں انہی کا فرض بنتا ہے کہ وہ خود عالم بنیں یا اپنی اولاد کو عالم بنائیں۔ تاکہ عالم نظر آئیں اور جو کردار ان کا معاشرہ میں ہونا چاہئے وہ ادا کریں۔ محض شکوہ کرنے یا اچھے علماء ملنے کی اچھی خواہش دل میں بسائے رکھنے سے تو قوم کی یہ ضرورت پوری نہ ہوگی اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ لوگ آگے بڑھیں جنہیں موجود علماء مطمئن نہیں کرپارہے، جن کے خیال میں علماء عصر حاضر کے دینی وملی تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے وہ خود آگے بڑھیں خود عالم بن کر یہ ثابت کردیں کہ وہ نہ صرف لوگوں کو مطمئن کرسکتے ہیں بلکہ عصرِ حاضر کے تقاضوں کو بھی پورا کرسکتے ہیں۔

بعض لوگوں کو یہ کہتے بھی سنا گیا ہے کہ علماء کا علم پرانا ہوگیا ہے اور نئے دور کے تقاضے بدل گئے ہیں ان میں نئے دور کے تقاضوں کے مطابق گفتگو کرنے اور جدید مسائل کا حل پیش کرنے کی استعداد نہیں، ہمارا انہیں مشورہ ہے کہ وہ خود یہ کام کیوں نہیں سنبھال لیتے اپنے جگر گوشوں کو انجینئرنگ اور میڈیکل کی تعلیم دلانے کی بجائے وہ انہیں ایسی جدید دینی تعلیم کیوں نہیں دلواتے جس کی وہ ضرورت محسوس کرتے ہیں اور جس کی کمی وہ موجود علماء میں محسوس

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرتے ہیں۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے رہتے ہیں کہ منبرِ رسول پر معمولی قوموں کے لوگ قابض ہیں خاندانی لوگ نہیں۔ تو پھر خاندانی لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلوائیں اور منبر تک پہنچائیں۔ وہ کیوں اس فضیلت سے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو محروم کئے ہوئے ہیں۔ اگر وہ دین کے لئے مخلص ہیں تو انہیں عملی اقدام کرنا ہوگا محض انگشت نمائی سے تو کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ علم دین پر چند لوگوں نے اجارہ داری قائم کرلی ہے وہ اٹھیں اور دینی مدارس قائم کریں اور دینی علوم کے فروغ کے لئے اپنی توانایاں صرف کریں تاکہ ملکی وملی ضرورت پوری ہوسکے۔

اس وقت علماء کی تیاری کی شدید ضرورت اس لئے بھی ہے کہ پوری دنیا میں اس وقت جو قتل عام وقتل مسلماناں ہورہا ہے اس میں صف اول کے مقتولین میں علماء شامل ہیں۔ اسی طرح آئندہ جو لوگ قتل کئے جائیں گے ان میں علماء ہی ہٹ لسٹ کی ٹاپ پر ہیں۔ اور یہ اعتراف بھی ہوچکا کہ علماء کو کس کے اشارے پر قتل کرایا جارہا ہے۔

جب علماء کا قتل معمول بن گیا ہو بیرونی مسلم دشمن طاقتوں کا ایجنڈا علماء کو ختم کرنے اور علماء تیار کرنے والے اداروں کو ختم کرنے کا ہو اور نئے علماء تیار نہ ہورہے ہوں تو مستقبل میں ملک وقوم کی علمی ودینی ضروریات کون پوری کرے گا؟

اس لئے وقت کی اہم ضرورت نئے علماء کی تیاری ہے۔

اہل ایمان کو ماہِ صیام کی آمد مبارک ہو

امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

© rasailojaraid.com